ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

<u>پرویز احمد کمبوہ، پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر</u>
لیکچرار، شعبہ اردو، گورنمنٹ غلام ربانی آگرو، ڈگری کالج، کنڈیارو
<u>محمد عارف پٹھان، پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر</u>
اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، جیکب آباد
<u>ایاز علی جراح، پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر</u>
لیکچرار، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو یونی ورسٹی، نواب شاہ

خالد علیگ کی شاعری کا تجزیاتی مطالعہ

<u>Perwaiz Ahmed Kamboh, Ph.D. Research Scholar</u>
Lecturer, Department of Urdu, Govt: Ghulam Rabbani Agro Degree College, Kandiaro, Sindh
<u>Muhammad Arif Pathan, Ph.D. Research Scholar.</u>
Assistant Professor, Department of Urdu, Govt: Degree College, Jocabad.
<u>Ayaz Ali Jarah, Ph.D. Research Scholar.</u>
Lecturer, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto University, NawabshahDr Abdus Sattar

Analytical Study of Khalid Alig's Poetry

Khalid Alig is one of the great poets of Pakistan. The greatest virtue of his poetry is that he made his poetry known to the people. Where the elements of pain are evident in poetry, the same resistance poetry is evident on its own. Khalid Alig's poetry we also see the beautiful creation of aesthetics along with revolution, resistance, constant struggle. He is not a poet of struggle. The center of Khalid Alig's poetry was not only Pakistani society but he was a universal poet. Khalid Alig raised his voice for every oppressed person.

Key Words: *Khalid Alig, Annoying poet, Aesthetics, Constant struggle.*

خالد علیگ کا نام پاکستان کے عظیم شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ کی شاعری کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں اپنی شاعری عوام کے نام واقف کردی، ان کی شاعری عوام کی آرزوؤں و تمناؤں کی حقیقی ترجمانی کرتی نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں جہاں درد کا عناصر واضح نظر آتا ہے وہی مزاحمتی شاعری بھی اپنے جوبن پر نظر آتی

ہے۔مزاحمتی ادب چاہے نثر کی صورت میں ہو یا پھر منظوم، دراصل ادب کی تمام صورتیں اس عہد کے جبر وستم کے خلاف الفاظ کی صورت میں جدوجہد کو تحریری شکل میں محفوظ کرنا اور آنے والی نسلوں کو واقعات کی حقیقت سے روشناس کراتا ہے۔اردو شاعری بہت عرصے تک رومانیت کے زیرِ اثر رہی اور آج بھی اس کی چکاچوند میں کوئی کمی نہیں آئی۔جب ہم ادب کو ادب برائے زندگی سے جوڑتے ہیں تو اس وقت مزاحمتی شاعری اصل معنوں میں ہمارے سماج کے ایک نئے پہلو جو کہ رومانیت سے یکسر مختلف ہے اس کی عکاسی کرتی ہے۔مزاحمتی ادب سماج میں موجود تمام تفریق کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کے حل کے تلاش میں بھی ہماری مدد کرتا ہے۔

اردو شاعری خصوصاً مزاحتی اردو شاعری کا جو اسلوب و رویہ ہمیں جوش ملیح آبادی کے بعد ساحر لدھیانوی، مخدوم محی الدین، کیفی اعظم، فیض احمد فیض، حبیب جالب اور سردار جعفری کے ہاں نظر آتا ہے۔ان تمام شعراء کی انفرادی خصوصیات کا مجموعہ، خالد علیگ کی ذات ہے۔آپ کی شاعری میں مزاحمت، تیکھاپن، جوش، نغمگی، جارحانہ انداز اور وہ تمام مزاحمتی استعارے بکثرت موجود ہیں۔ان خوبیوں کی حامل دوغزلوں کے اشعار بطور مثال پیش ہیں۔

میں ڈرا نہیں میں دبا نہیں میں جھکا نہیں میں بکا نہیں
مگر اہل بزم میں کوئی بھی تو اداشناس وفا نہیں
میں صلیب وقت پہ کب سے ہوں مجھے اب اس سے اتار لو
کہ سزا بھی کاٹ چکا ہوں میں مرا فیصلہ بھی ہوا نہیں
تمہیں کیا خبر میں کون ہوں، مرے قاتلوں ہی سے پوچھ لو
جنھیں حکم قتل ملا مگر جنھیں اجر قاتل میلا نہیں [1]

خالد علیگ کی نظم (زندہ باد) سے چند اشعار۔

نہ ایک جام نہ چاروں غلام زندہ باد
فقط عوام سلامت، عوام زندی باد
سپاہ ظالم کو مژدہ کہ لاکھ سر موجود
ہے مقتلوں میں بڑا اژدھام زندہ باد
لہو لگا کہ شہیدوں میں نام؟ زندہ باد

کہاں کہاں نہ کیا قتل عام زندہ باد (۲)

جمالیاتی پہلو کسی قسم کی بھی شاعری کا لازمی پہلو ہے، کوئی بھی اس پہلو سے خالی نہیں۔ خالد علیگ کی شاعری کا سب مضبوط پہلو ان کی مزاحمتی شاعری ہے جس وجہ سے ہم انہیں باغیانہ فکر کا شاعر سمجھتے ہیں، دراصل مزاحمت اور باغیانہ فکر کی شاعری بھی جمالیاتی حسن سے خالی نہیں۔ خالد علیگ کا شاعرانہ مزاج واس کا اظہار گو کہ جارحانہ ہے لیکن آپ کی شاعری میں موسیقیت، نغمگی اور ترنم کی کوئی کمی نہیں۔ خالد علیگ کی معروف ترین نظم "شب تیرہ نومبر کی شب عہدہ وفا" کا ہر شعر اول تا آخر شعری جمالیت سے بھرپور ہے۔

شب ۱۳ نومبر کی شب مرگ وفا ہے
دم مقتل زندان میں کوئی توڑ چکا ہے
خون روئے گا اب کون تمنائے سحر کو
اس طرح تو پتھر نہیں کرتے ہیں نظر کو
اکتاسے خموشی سے زباں کھوا ٹھیں گے
لب وا ہیں کہ جیسے ابھی کچھ بول اٹھیں
تاریک خلاؤں میں نظر دیکھ رہی ہے
بے نور ہوئی آنکھ نگر دیکھ رہی ہے
پیشانی پہ چوٹوں کے نیلے نشاں ہیں
اس ملک کی تہذیب پہ وہ مرثیہ خواں ہیں
چہرے پہ تبسم کی جو ہلکی سی کرن ہے
اس قوم کے معیار عدالت کا کفن ہے
واللہ تجھے کھو کے یہ محسوس ہوا ہے
خورشید کہ ابھرا بھی نہ تھا ڈوب گیا ہے (۳)

خالد علیگ نے تقریباً اردو شاعری کی تمام اصناف میں اپنے منفرد رنگ بکھرے ہیں، چاہے نظم ہو چاہے غزال یا پھر قطعہ، خالد علیگ نے ہر صنف میں اپنا بھرپور اثر چھوڑا ہے۔ خالد علیگ کی شاعری کی اب بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کا ہر شعر اپنے آپ میں ایک ایسی مثال ہے جو صرف ان کے ہی ہاں نظر آتی ہے، ان کی شاعری میں یہ انفرادیت

بھی ہے کہ ان کے قطعہ، نظم اور غزلوں پر یوں گماں ہوتا ہے جیسے یہ مختلف شعراء کا کلام ہے۔ خیالات کی ایسی روانی صرف اردو کے چند شعراء کے حصے میں آئی ہے۔ خالد علیگ کی شاعری کا غالب حصہ انقلابی و جہدِ مسلسل پر مشتمل ہے۔ خالد علیگ کی شاعری کا تجزیہ صرف اسی پیرائے میں کرانا، تحقیقی اصولوں سے انحرافی ہو گا۔ خالد علیگ کی شاعری میں ہمیں انقلاب، مزاحمت، جہدِ مسلسل کے ساتھ جمالیات کی خوبصورت آفرینی بھی نظر آجاتی ہے۔ اکثر محقیقن و تنقید نگار، خالد علیگ کے لئے "مزاحمتی شاعر" کا لقب چسپاں کر دیتے ہیں، مگر خالد علیگ خود کو مزاحمت کا نہیں بلکہ جو دجہد کا شاعر کہتے ہیں۔

جمالیاتی خوبیوں کے تناظر میں خالد علیگ کی دو غزلیں پیش ہیں۔

چشم ساقی ہے، چھلکتے ہوئے پیمانے سے
کتنی یادیں ہیں کہ وابستہ ہیں پیمانے سے
عشق انسان کو انسان بنا دیتا ہے
زندگی اور نکھر جاتی ہے غم کھانے سے
اب کسی اور کو بھی پریشاں نہیں دیکھا جاتا
ہائے وہ دور کہ جب ہم بھی تھے دیوانے سے
جانے کیا سوچ کے ہم آئے تھے میخانے میں
جانے کیا جان کے ہم اٹھ گئے میخانے سے [۴]

جمالیاتی عناصر سے بھرپور ایک اور غزل

یقینا اس سے بھی پہلے کہ تیری آرزو کرتے
یہ لازم تھا کہ ہم کچھ دن خود اپنی جستجو کرتے
جفا گر اہل دل کرتے، وفا گر خوبرو کرتے
تو پھر اپنی تمنا ہم، تم اپنی آرزو کرتے
قدم کانوں نے اک اک گام پر اٹھ اٹھ کے چوے ہیں
یہ عالم تھا تو پھر ہم کیا تلاش رنگ و بو کرتے
اس اک زندگی پر کیا جو عمر خضر بھی ملتی

تمھاری آرزو کی ہے تمھاری آرزو کرتے
تجھے بھی علم تو ہو گا کہ اے محو حنا بندی
ہماری زندگی گزری ہے خون آرزو کرتے
قدو گیسو کی سازش کا تقاضا تھا یہ اے خالد
فدائے دار خود بڑھ کر رن زیبِ گلو کرتے (۵)

خالد علیگ کی شاعری کا مرکز صرف پاکستانی معاشرہ یہ اس کی اقدار نہیں تھی بلکہ وہ ایک آفاقی شاعر تھے۔ خالد علیگ نے ہر ایک مظلوم کے لئے آواز اٹھائی۔ وسطی آفریقہ کی ریاست کانگو جب ۶۰ کی دہائی میں آمریکہ کے جبر کا شکار ہوئی، کانگو کے مشہور رہنما، پیٹرک لومباجن کا تعلق کانگو کی ایک جمہوری پارٹی سے تھا، امریکہ نے اپنی استعماری سازشوں کے ذریعے اس جھوٹے مقدمات قائم کر کے انہیں گرفتار کر لیا اور بعد ازاں انہیں قید خانے میں شہید کر دیا۔ اس دنیا کی تمام نام نہاد طاقتیں خاموش رہی اور خصوصاً اقوام متحدہ کا کردار بھی استعماری قوتوں جیسا تھا۔ خالد علیگ نے کانگو اس معروف لیڈر کو اپنی نظم "کانگو۔۔۔۔۔ مرگ مسیحی" میں بھرپور خراجِ عقیدت پیش کیا۔

ہم نے آئینہ تاریخ میں دیکھا ہے یہی
زندگی موت سے مرعوب نہیں ہو سکتی
قتل ہر دور کے عیسیٰ کا مقدر ہی سہی
روح عیسیٰ کبھی مصلوب نہیں ہو سکتی
مرتے مرتے بھی تو مفلوج خداؤں کا غرور
سانپ کی طرح سے بل کھاتا ہے لہراتا ہے
اور پھر اپنے ہی زہراب کی تاریکی میں
پٹکتا ہے، پٹکتے ہوئے مر جاتا ہے (۶)

اسی تناظر میں ان کی ایک نظم "آٹھ سالہ مریم" بھی ہے، یہ نظم اس وقت لکھی گئی جب ضیاء الحق کی فوجی آمریت کے زمانے میں کچھ وردی والوں نے بہیمیت کا شکار بنایا تھا۔

ظالمو کچھ کہو
قاتلو کچھ کہو

تم نے یہ کیا کیا
زندگی شاخِ گل
شاخِ گل سے کلی نوچ لی
ننھی مریم کو بے آبرو کر دیا
ظالمو! قاتلو
ذہن تاریخ کو
اقتباسات دیر و حرم یاد ہیں
سنف و آہن کی لوحوں پہ لکھے ہوئے
سب کے سب آج بھی کم و بیش یاد ہیں
ظالمو قاتلو
اس لہو کی مہک
اس لہو کی کسک
کو بہ کو جائے گی سو بہ سو جائے گی
تم نہ چاہو گے لیکن یہ صدیوں تلک
مو بہ مو جائے گی، ہو بہو جائے ھی
اپنے اجڑے ہوئے روپ میں
ننھی مریم کا خوں بھی رنگ لائے گا(۷)

خالد علیگ نے ۱۹۸۳ میں ایم آر ڈی تحریک کے دوران جب سندھ کی طلباء تنظیموں نے آمر ضیاالحق کے خلاف آواز اٹھائی تو آمرانہ سوچ کے حامل ضیاء الحق نے کئی نوجوانوں کو زیر حراست قتل کرایا تو خالد علیگ نے طلباء تحریک کے شہیدوں کے نام ن اپنی مشہور ظم (صحرا کے پھول) تخلیق کی۔

اے ارضِ پاک! دل تری تقدیس پہ نثار
بھیجا ہے اہلِ شوق نے نذرانہ بہار
صحرا کے پھول پہاڑوں میں جا کر سو گئے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ٹھنڈی ہوا ملی تو بہاروں میں سو گئے

سیر اب ان کے خون سے جو تر اسبو ہوا!

یہ سرخرو ہوئے تو چمن سرخرو ہوا

اپنے لہو سے تیرے خریدار یہ ہوئے

جان دی تو دیکھ! تیرے طلب گار یہ ہوئے

اے ارضِ پاک! سندھ کا یہ ہدیہ قبول کر

اس "نوجوان خون کا" تحفہ قبول کر (۸)

خالد علیگ کی شاعری انقلابی آہنگ رکھنے والی شاعری ہے اور یہ ہی مزاحمتی و انقلابی شاعری ان کی وجہ شہرت بھی ہے، مگر ترقی پسند شاعری کے مضبوط و توانا آواز بھی ان کی شاعری کا خاصہ ہے۔ گو کہ خالد علیگ نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا وہ عملی طور پر ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہے ہیں۔اس کے باوجود وہ ترقی پسند تحریک کے ایسے گمنام شاعر ہیں جنہیں خود اس تحریک کے بانی اور معاصرین ،خالد علیگ کی اس جہت سے نا واقف رہے۔اگر ان کی شاعری کا غائر مطالعہ کی جائے تو ان کی شخصیت ترقی پسند فکر سے آراستہ نظر آتی ہے۔اسی تناظر میں ان کے چند اشعار پیش ہیں

اجالے کا لہو، سورج چھاپے، صبح پر یورش

نگہ داران شب کب تک ، سپہ داران شب کب تک (۹)

دنیا سے الگ سب سے جدا، تم بھی نہی ہو

مجملہ خاصان خدا بھی نہیں ہو

اچھا چلو صحرائےِ لق و دق ہی سہی ہم

صحرا پہ جو برسے وہ گھٹا تم بھی نہی ہو (۱۰)

خالد علیگ کی شاعری میں انتہاہ درجے کا غم و غصہ اور تلخی پائی جاتی ہے۔وہ اپنی شاعری کے ذریعے انسانی زندگی کی ناقدری و ناہمواری کے خلاف فکری انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ان کی شاعری میں نعرہ انا الحق جیسی بغاوت، صوفیوں کا نعرہ مستانہ اور ایک ایسا فکر پایا جاتا ہے جہاں ان کی شاعری براہ راست عوام سے مکالمہ کرتی نظر آتی ہے اور انہیں بغاوت کے لئے مجبور کرتی ہے کہ ہر قدم قدم

پر سماجی نا انصافیوں کے ساتھ سمجھوتا کرنے کے بجائے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے، مگر وہ اس بات سے نالاں نظر آتے ہیں کہ عوام ظالم کے ساتھ سمجھوتے کرتے ہیں اور اسی حال میں زندہ رہیں پر بھی خوش ہیں۔ان حالات میں نہایت خستہ دل کے ساتھ کہتے ہیں

ظالم سے پورا تعاون ظالم سے بھرپور جنگ
بول اس ماحول میں کیا کروں تو کرے۔۔(۱۱)

نام کب کوئی سر شاخ صنوبر لکھنا
حرف بے مائیگی شوق مکرر لکھنا
ظالم سے بر سر پیکار رہے ہیں ہم بھی
ہم گزر جائیں تو ہم کو بھی پیغمبر لکھنا(۱۲)

خالد علیگ کا یہ نرالہ اور منفرد اور جداگانہ لب ولہجہ، استعاروں، تلمیحات اور الفاظوں کا پُر اثر استعمال ان کے گہرے مطالعے کی اعلیٰ مثال ہے۔آپ کی اردو شاعری میں نئی واضح کردا اصطلاحات وتراکیب اردو شاعری کے کلاسیکل دور کی یاد دلاتے ہیں۔خالد علیگ کی نظمیں اور غزلیات ایک ایسے فکری خیال کی نشو نما ہے جو علاقائی حدود سے بڑھ کر آفاقیات کے مسائل کی نشاندہی کرتی ہیں جہاں ظالم و جابر ایک ایسا استعارہ ہے جو انسانوں کو ان کی اصلیت تک پہنچنیں سے روکتی ہیں۔ان کی شاعری ظالم و جابر کے خلاف ایک جہدِ مسلسل کا نام ہے جو کبھی بھی خاموش نہیں ہو سکتی۔

حوالاجات

۱. ایوب ملک،(مرتب)ہاتھ قلم رکھنا،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی،جنوری۲۰۱۷،ص۱۶۳
۲. ایوب ملک،(مرتب)ہاتھ قلم رکھنا،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی،جنوری۲۰۱۷،ص۱۲۲
۳. ایوب ملک،(مرتب)گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست۲۰۱۵،ص۱۳۰،۱۲۹
۴. ایوب ملک،(مرتب)گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست۲۰۱۵،ص۲۷۰
۵. ایوب ملک،(مرتب)گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست۲۰۱۵،ص۲۷۲،۲۷۱
۶. یوب ملک،(مرتب)گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست۲۰۱۵،ص۱۲۸،۱۲۷
۷. یوب ملک،(مرتب)گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست۲۰۱۵،ص۹۸،۹۷

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

۸. یوب ملک،(مرتب) گفتگو عوام سے ہے،رنگِ ادب پبلی کیشنز،کراچی،اگست ۲۰۱۵،ص ۲۵۰

۹. ایوب ملک،(مرتب) ہاتھ قلم رکھنا،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۷،ص ۲۲۷

۱۰. خالد علیگ،غزل دشتِ سگاں،ایوب ملک،(مرتب)،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۷،ص ۹۳

۱۱. خالد علیگ،غزل دشتِ سگاں،ایوب ملک،(مرتب)،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۷،ص ۱۱۰

۱۲. ایوب ملک،(مرتب) ہاتھ قلم رکھنا،فیض الاسلام پرنٹرز،راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۷،ص ۶۲

References in Roman Script:

1. Ayub malik, (muratab) haath qalam rakhna, Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 163
2. Ayub malik, (muratab) haath qalam rakhna, Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 122
3. Ayub malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 129, 130
4. Ayub malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 270
5. Ayub malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 271, 272
6. Ayob malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 127, 128
7. Ayob malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 97, 98
8. Ayob malik, (muratab) guftagu awam se hai, rang adab publications, Karachi , augst 2015, P 250
9. Ayub malik, (muratab) haath qalam rakhna, Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 227
10. Khalid alig, ghazal dasht sgaN, ayub malik, (muratab), Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 93
11. Khalid alig, ghazal dasht sgaN, ayub malik,(muratab), Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 110
12. Ayub malik, (muratab) haath qalam rakhna, Faiz al - islam printers, Rawalpindi, January 2017, P 62